72253 ـ حصول رضاعت ميں شك

سوال

ميرى خالہ نے مجھ سے بڑے بھائى كو دودھ پلايا تھا جو كہ اب ميرى خالہ كى اولاد كا بھائى ہے، اور ميرى خالہ ہميں رضاعت كے ليے اپنى چھاتى كے ساتھ لگاتى تھى، اور اس كے قول كے مطابق دودھ نہيں نكلتا تھا.
بچپن سے ليكر آج تك ہم ان كے ساتھ بھائيوں والا معاملہ كرتے رہے ہيں، اور ہم سننے لگے ہيں كہ وہ ہمارے بھائى نہيں كيونكہ كچھ علماء نے كہا ہے وہ ہمارے بھائى ہيں، ہم انہيں بھائى شمار كرتے تھے اس بنا پر ہمارے درميان شادى كا كوئى تعلق قائم نہيں ہوا، برائے مہربانى اس كے متعلق معلوما فراہم كريں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتى ہيں اس ميں دو شرطيں پائى جانى ضرورى ہيں:

پہلى شرط:

پانچ يا اس سے زيادہ رضعات ہونى چاہيں.

دوسرى شرط:

رضاعت دو برس كى عمر ميں دودھ چھڑانے سے قبل ہونى چاہيے.

ان دو شرطوں كى تفصيل ديكھنے كے ليے سوال نمبر (40226) كے جواب كا مطالعہ كريں.

رضاعت ميں پيٹ بھرنا شرط نہيں، بلكہ بچے كا پستان منہ ميں ليے كر دودھ چوسنا اور پھر چھوڑ دينا رضاعت شمار ہو گا.

اور جب بچہ پستان منہ ميں ڈالے ليكن دودھ نہ نكلے تو يہ رضاعت نہيں ہوگى، اور نہ ہى اس كے نتيجہ ميں كوئى چيز مرتب ہوتى ہے.

الفتاوى الهندية ميں درج ہے:

" کیونکہ جب بھی دودھ نکلا تو یہ رضاعت ہو گی اس کے بغیر نہیں " انتہی

دیکھیں: فتاوی الھندیۃ (1 / 104).

اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ میں درج ہے:

" اور اگر آپ کی ماں نے آپ کے چچا کو چپ کرانے کے لیے پستان منہ میں ڈالا اور اس کے پستان سے دودھ نہیں نکلا تو کوئی حرمت نہیں، اور شادی جائز ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (21 / 52).

دوم:

جب رضاعت کی تعداد میں یا پھر حصول رضاعت میں شك پیدا ہو جائے تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میں اپنی خالہ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں، لیکن مشکل یہ ہے کہ میرے اور اس کے درمیان نانی کا دودھ پینے میں شك ہے، لیکن نانی اس رضاعت میں وثوق اور یقین نہیں رکھتی ہم نے ان سے دریافت کیا تو وہ کہتی ہیں:

مجھے معلوم نہیں میں بھول چکی ہوں، اور اگر اس لڑکی نے مجھ سے رضاعت کی ہے تو اس وقت میرا دودھ ہی نہیں تھا نانی کا قول یہی ہے.

برائے مہربانی آپ میرے لیے اس مسئلہ میں کوئی مناسب حل تلاش کریں، کیا نانی کے قول کے مطابق میری اس لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر تو واقعہ ایسا ہی ہے جیسا سوال میں بیان ہوا ہے تو آپ خالہ کی مذکورہ بیٹی سے شادی کر سکتے ہیں؛ کیونکہ مشکوك رضاعت کی اس میں کوئی تاثیر نہیں، بلکہ حرمت تو معلوم رضاعت سے ہوتی ہے جب وہ پانچ مکمل رضاعت ہوں اور دو برس کی عمر کے اندر دودھ پیا جائے.

لیکن اگر ایسا نہیں اور رضاعت معلوم نہیں تو اس میں اصل جواز ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (21 / 133).

مزید آپ سوال نمبر (804) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر آپ کا وہ بھائی جس کی خالہ سے رضاعت ثابت ہے وہ آپ کی خالہ کا رضاعی بیٹا ہو گا، اور اس کی ساری اولاد کا رضاعی بھائی ہو گا.

لیکن آپ کے حق میں حرمت ثابت نہیں کیونکہ رضاعت کے حصول میں شك اور تردد پایا جاتا ہے.

واللہ اعلم.